تعارف

لاہور میں منعقد شدہ اسلامی مجلس مذاکرہ میں مختلف ممالک کے علماء و مستشرقین نے جن موضوعات پر اظہار خیال کیا ان میں اسلامی مملکت کی نوعیت، اسلام کا اقتصادی نظام، اجتہاد اور قانون سازی، اسلامی معاشرہ کی خصوصیات اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں سے مسلمانوں کے تعلقات جیسے اہم مباحث بھی شامل تھے جو موجودہ زمانہ میں مسلم ممالک کے فوری حل طلب مسائل ہیں اور کوئی ملک ان کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات کے بارے میں جناب خلیفہ عبدالحکیم ناظم ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کا مقالہ "ثقافت" کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اور پیش نظر شمارہ میں پاکستان کے سابق وزیر تعلیم جناب اشتیاق حسین قریشی کا مقالہ "اسلام میں ملکیت زمین کا مسئلہ" شائع کیا جا رہا ہے۔ جاگیری نظام کی بدولت کاشتکاروں کی زبوں حالی تمام مسلم ممالک اور بالخصوص پاکستان میں معاشری اور اقتصادی خرابیوں کی جڑ ہے۔ اور قریشی صاحب نے پاکستانی معاشرہ کی اقتصادی بیماریوں کی تشخیص کر کے ان کا مؤثر علاج تجویز کیا ہے۔ تقریباً تمام مسلم ممالک کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو دولت کے پہاڑ ہیں اور دوسری طرف افلاس کے گہرے غار۔ اور جب تک پہاڑوں کو کاٹ کر اور غاروں کو پاٹ کر معاشی سطح میں مناسب ہمواری پیدا نہ کی جائے گی ان ممالک میں معاشری توازن اور معاشی استحکام کا حصول ممکن نہ ہو سکے گا۔

پروفیسر محمد ابو زہرہ قاہرہ یونیورسٹی میں اسلامی قانون کے استاد ہیں اور ان کا شمار مصر کے مشاہیر علماء میں ہوتا ہے۔ انھوں نے اجتہاد کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اجتہاد کے شرائط اور موجودہ زمانے کے لئے اجتہاد کے طریقوں کو بھی واضح کیا ہے۔

جناب ڈاکٹر عبدالوہاب عزام پاکستان میں مصر کے سفیر رہ چکے ہیں اور اپنے دلکش اندازِ تحریر کی وجہ سے جدید عربی ادبیات میں ایک امتیازی مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان کے بیشتر مضامین کی نمایاں خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات اور تاریخ کے سبق آموز واقعات کو نہایت بلیغ اور فکر انگیز طریقہ پر پیش کرتے ہیں۔

جناب خلیفہ عبدالحکیم نے اسلامیہ کالج لاہور میں جلسۂ عطائے اسناد کو اردو میں مخاطب فرما کر انگریزی دور کی ایک پرانی روایت توڑی ہے اور اس حقیقت سے بھی آگاہ کیا ہے کہ غیر قوم کی زبان میں تعلیم دینا ہمارے نظامِ تعلیم کا بنیادی نقص ہے۔ باہمت قومیں زندگی کی تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل دیتی ہیں اور خلیفہ صاحب

نے اہلِ پاکستان کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے یہ یاد دلایا ہے کہ مسلمانوں نے پاکستان بناتے وقت اس مملکت کی معاشرت و معیشت اور سیاست کو پاکیزہ اور عادلانہ اسلامی اخلاق میں ڈھالنے کا جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنا بہت ضروری ہے۔

"اسلام اور موسیقی" کے مصنف مولانا محمد جعفر شاہ صاحب نے اپنے مضمون میں موسیقی کے متعلق قرآنی آیات پر بحث کرکے موسیقی کا جواز ثابت کیا ہے۔ جن اصحاب کو اس موضوع سے زیادہ دلچسپی ہو ان کے لئے شاہ صاحب کی مذکورۂ بالا کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔ احادیثِ نبوی کی تشریح "ثقافت" کا ایک مستقل موضوع ہے اور اس مرتبہ جناب شاہ صاحب نے حضورؐ رسالت مآب کی معاشی زندگی کا نقشہ پیش کرکے یہ بتلایا ہے کہ جو ہستی بڑے بڑے فرمانرواؤں سے زیادہ محترم و مقتدر تھی اس نے اور اس کے گھر والوں نے جو کی روٹی تک مسلسل دو دن پیٹ بھر کر نہیں کھائی، موٹے پیوند دار کپڑے پہنے اور تنگ حجروں میں زندگی گذار دی۔

رفیقِ ادارہ جناب بشیر احمد ڈار نے "ہندو مت بھگتی تحریک اور اسلام" کی دوسری قسط میں اس دور پر روشنی ڈالی ہے جب مذہبی رہنمائی شمال سے ہٹ کر جنوب میں پہنچ گئی تھی اور اسلامی اثرات کے تحت ہندو مصلحین اپنے افکار کو نئے سانچوں میں ڈھال کر ہندو مت کو زندہ رکھنے کی جد و جہد کر رہے تھے۔

اپنے مقالہ کی پہلی قسط میں جناب حافظ غلام مرتضیٰ لکچرار الہ آباد یونیورسٹی نے چوتھی صدی ہجری میں عالمِ اسلامی کی عام مذہبی حالت پر تبصرہ کیا تھا اور دوسری قسط میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اقلیم مشرق کے کچھ حصوں کا تذکرہ کیا ہے۔

جناب شبیر احمد خاں غوری یو۔پی میں عربی و فارسی کے امتحانات کے رجسٹرار اور انسپکٹر مدارس ہیں۔ غوری صاحب نے اس شمارہ میں ایران میں علمِ کلام کی سرگذشت بیان کی ہے۔ علمِ کلام کے آغاز سے محقق دوانی تک مختلف زمانوں کی کیفیت ثقافت کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔

جناب رئیس احمد جعفری نے انجمنِ حمایتِ اسلام کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اس انجمن کے اربابِ بست و کشاد کی توجہ ایک اہم ترین قومی مسئلہ کی جانب مبذول کرائی ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ پاکستان کا یہ قابلِ قدر ادارہ زمانے کے تقاضوں کو محسوس کرکے اپنے اس قومی فرض کی تکمیل کے لئے مؤثر عملی قدم اٹھاتا ہے یا محض پرانی خدمات کے سہارے زندہ رہنا کافی سمجھتا ہے۔

شاہد رزاقی